روزنامہ الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر 85 | سوموار 13 ذی الحجہ ۔ 1417ھ 21 شہادت 1376 ہش 21 اپریل 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچا مذہب وہی ہے جو انسانی قویٰ کا مربّی ہو

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

جو لوگ انتقام، غضب یا نکاح کو ہر حال میں برا مانتے ہیں وہ بھی صحیفہ قدرت کے مخالف ہیں اور قویٰ انسانی کا مقابلہ کرتے ہیں۔ سچا مذہب وہی ہے جو انسانی قویٰ کا مربی ہو، نہ کہ ان کا استیصال کرے۔ رجولیت یا غضب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے فطرت انسانی میں رکھے گئے ہیں۔ ان کا چھوڑنا خدا کا مقابلہ کرنا ہے۔ جیسے تارک الدنیا ہونا یا راہب بن جانا۔ یہ تمام امور حق العباد کو تلف کرنے والے ہیں۔ اگر یہ امر ایسا ہی ہوتا تو گویا اس خدا پر اعتراض ہے جس نے یہ قویٰ ہم میں پیدا کئے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 21)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہدایت الٰہی تو یہ ہے کہ (-) نجات پائے گا وہ شخص جس نے تزکیہ نفس کیا اور ہلاک ہو گیا وہ آدمی جس نے نفس کو بگاڑا۔ فلح چیرنے کو کہتے ہیں۔ فلاحت زراعت کو کہتے ہیں۔ تزکیہ نفس میں بھی فلاحت ہے۔ مجاہدہ انسانی نفس کو اس کی خرابیوں اور سختیوں سے صاف کر کے اس قابل بنا دیتا ہے کہ اس میں ایمان صحیح کی تخمریزی کی جاوے۔ پھر وہ شجر ایمان بار آور ہونے کے لائق بن جاتا ہے۔ چونکہ ابتدائی مراحل اور منازل میں متقی کو بڑی بڑی مصائب اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اس لئے فلاح سے تعبیر کیا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 85)

خدا کا مقرب وہی ہو سکتا ہے جو خود پاک ہو

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول)

خدا فرماتا ہے۔ تقویٰ اختیار کرو۔ اپنے باطن کو ایسا پاک صاف کر لو۔ جیسا کہ چاہئے۔ خدا بڑا پاک قدوس اور سب سے بڑھ کر مطہر ہے۔ اس کی جناب میں مقرب بھی وہی ہو سکتا ہے جو خود پاک ہے۔ گندا آدمی قبولیت حاصل نہیں کر سکتا۔

دیکھو ایک پاک صاف اور عمدہ لباس والا آدمی ایک پیشاب والی گندی جگہ پر نہیں بیٹھتا۔ اسی طرح ایک پاک اور قدوس خدا ایک گندے کو اپنا مقرب کس طرح بنا سکتا ہے؟ اسی واسطے اس نے سعیدوں کے واسطے بہشت اور شقیوں کے لئے دوزخ بنایا ہے۔ ایک ناپاک انسان تو بہشت کے قابل بھی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے قرب کے لائق کب ہو سکتا ہے۔

تنہائی میں بیٹھ کر اگر ایک شخص کے دل میں یہ خیالات پیدا ہوتے ہیں کہ ایسا مکان ہو ایسا لباس ہو۔ ایسا بسترہ ہو۔ ایسے ایسے عیش و عشرت کے سامان موجود ہوں۔ اس اس طرح کے خوشکن آواز میسر آجاویں تو اس کی موت فرمانبردار کی موت نہیں ہو سکتی۔ (صاحب ایمان) انسان کی تو ایسی حالت ہو جانی چاہئے کہ مرتے وقت کوئی غم اور اندیشہ نہ ہو۔ اسی واسطے فرمایا فرمانبردار ہو کر مریو۔ کس کو خبر ہے کہ موت کے وقت اس کی ہوش بھی قائم ہو گی یا نہیں۔ کئی مرنے کے وقت خراٹے لیتے ہیں۔ دھی بلونے کی طرح آواز نکالتے ہیں۔ اور طرح طرح کی سانس لیتے ہیں (-) جب یہ حال ہے اور دوسری طرف خدا بھی کہتا ہے کہ (فرمانبردار) ہو کر مریو۔ ایسے ہی رسولؐ نے بھی کہا تو یہ کس کے اختیار میں ہے جو ایسی موت مرے جو فرمانبردار کی موت ہو۔ گھبراہٹ کی موت نہ ہو۔ اس کا ایک سر ہے کہ جب انسان سکھ میں اور عیش و عشرت اور ہر طرح کے آرام میں ہوتا ہے۔ سب قویٰ اس میں موجود ہوتے ہیں۔ کوئی مصیبت نہیں ہوتی۔ اس وقت استطاعت اور مقدرت ہوتی ہے جو خدا کے حکم کی نافرمانی کر کے حظ نفس کو پورا کرے۔ اور کچھ دیر کے لئے اپنے نفس کو آرام دے لے۔ پر اگر اس وقت خدا کے خوف سے بدی سے بچ جاوے اور اس کے احکام کو نگاہ رکھے تو اللہ ایسے شخص کو وہ موت دیتا ہے جو (فرمانبردار) کی موت ہوتی ہے۔ اگر وہ اس وقت مرے گا جب کہ (-) اس کی ترازو زور والی ہو گی تو وہ بامراد ہو گا۔ اور (فرمانبردار) کی موت مرے گا۔

(از خطبہ 23۔ اگست 1907ء)

ایک احمدی طالب علم کی نمایاں کامیابی

○ مکرم قاسم اسلام صاحب ابن مکرم عبدالسلام عارف صاحب نے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے بی ایس سی آنرز فوڈ ٹیکنالوجی سیشن 1995ء کے امتحانات میں مجموعی طور پر تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے اور مزید نمایاں کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

محترم مولانا سلطان احمد صاحب پیرکوٹی کو سپرد خاک کر دیا گیا

○ محترم مولانا سلطان احمد صاحب پیرکوٹی کو مورخہ 15۔اپریل 1997ء کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں بعد عصر سپرد خاک کر دیا گیا۔ جنازہ بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح ارشاد نے پڑھایا جس میں اہل ربوہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ جس کے بعد جنازہ بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ جہاں تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے ہی دعا کرائی۔

محترم مولانا سلطان احمد صاحب پیرکوٹی حضرت میاں پیر محمد صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے صاحبزادے تھے۔ آپ کے والد کے علاوہ چچا اور تایا بھی رفقاء بھی شامل تھے۔

احباب کرام سے مولانا موصوف کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حُسن کارکردگی مجالس انصاراللہ پاکستان

○ سال 1996ء میں زعماء اعلیٰ اور زعماء مقامی مجالس انصاراللہ پاکستان میں کارکردگی کے لحاظ سے "علَم انعامی" کی حق دار اور پہلی دس مجالس کی حسب ذیل فہرست حضرت صاحب کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائی گئی تھی۔ جسے حضرت صاحب نے منظور فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین

1 مجالس انصاراللہ ربوہ اول اور علَم انعامی کی حقدار
2 مجلس انصاراللہ دارالذکر فیصل آباد دوم
3 مجلس انصاراللہ دارالحمد فیصل آباد سوم
4 مجلس انصاراللہ دہلی گیٹ لاہور چہارم
5 مجلس انصاراللہ کریم نگر فیصل آباد پنجم
6 مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد ششم
7 مجلس انصاراللہ اسلام آباد جنوبی ہفتم
8 مجلس انصاراللہ مارٹن روڈ کراچی ہشتم
9 مجلس انصاراللہ اسلام آباد شرقی نہم
10 مجلس انصاراللہ عزیزہ آباد کراچی دہم

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان)

اگر کوئی تقویٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

21- شہادت 1376 ہش   21 - اپریل 1997ء

تضادات کو دور کیجئے

دنیا میں جس قدر توازن کی ضرورت ہے اسی قدر توازن مفقود نظر آتا ہے۔ کسی شخص میں کسی بات کی کمی ہے اور کسی اور شخص میں کسی اور بات کی کمی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ جس میں کوئی ایک کمی ہے اسی میں بہتر بات بھی دیکھنے میں آسکتی ہے اگر ان باتوں میں توازن رہے تو خامیوں کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ یہ فطری خامیاں ہیں۔ اگرچہ انہیں دور کرنے کی ضرورت تو ہے لیکن ان کو برداشت بھی کرلیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ کسی حد تک توازن نظر آتا ہے۔ اگر یہ توازن بگڑ جائے تو ہو سکتا ہے کہ خامیاں انتہا تک پہنچ جائیں اور حدود پار کرنے لگیں۔ اس بات کو کبھی برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ لوگ عام طور پر یہ تو کہتے ہیں کہ فلاں شخص میں یہ خامی ہے لیکن اس کی بہت سی باتیں اچھی بھی ہیں۔ ایسا شخص خامی کے باوجود تعریف کے قابل ہوتا ہے۔ لیکن اگر کسی کے متعلق یہ کہا جائے کہ معلوم نہیں اس سے یہ اچھی بات کیسے سرزد ہو گئی۔ گویا اس کے متعلق کہا یہ جاتا ہے کہ خامیاں زیادہ ہیں اور اچھی باتیں کم۔

انسانی فطرت میں توازن ہی کو بشاشت کے ساتھ قبول کیا جاسکتا ہے۔ اگر ہر شخص اپنے اعمال کا جائزہ لے تو اس کے لئے اس نتیجہ پر پہنچنا مشکل نہ ہو گا کہ اس کا میلان کس طرف ہے۔ زیادہ خامیوں کی طرف یا زیادہ اچھی باتوں کی طرف۔ اور اگر وہ اس موازنے سے یہ نتیجہ اخذ کرنے کے قابل ہو جائے کہ اسے کیا کرنا چاہئے کہ وہ بہتر انسان بن جائے تو یہ اس کی بہت بڑی سعادت ہو گی۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ عام طور پر لوگ اپنا تجزیہ ہی نہیں کرتے۔ اپنی اچھی باتوں کو تو اچھی سمجھتے ہی ہیں۔ بری باتوں میں بھی کوئی برائی نہیں دیکھتے۔ گویا کہ ان کی نظر ان کی اچھی بات کو اچھی کہتی ہے تو بری بات کو بھی اچھی کہہ دیتی ہے۔ اور یہ طریق انسان کی بہتری کی راہ میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو سدھار ہی نہیں سکتا۔ بلکہ اس کے دل میں اپنے آپ کو سدھارنے کا خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جو شخص اپنی ہر بات کو اچھی سمجھتا ہے وہ اپنے آپ کو سدھارے گا کس طرح۔

پس ان ساری باتوں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ہمیں اپنا تجزیہ کرتے رہنا چاہئے اور تجزیہ کرنا چاہئے تنقیدی نظر سے۔ اپنی اچھی باتوں کو مزید اچھی بنائیں اور بری باتوں سے گریز کرتے ہوئے ان کی جگہ اچھی باتوں کو لائیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ ہمارے تمام اعمال ایک جیسے ہیں اور ہمیں ان میں سے کسی کو تبدیل کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگرچہ یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ وہ لوگ جن میں انتہائی عدم توازن ہوتا ہے ان کی تعداد ہے تو کم لیکن وہ لوگ موجود ضرور ہیں اور معاشرے پر برا اثر ڈالتے ہیں۔ اس سلسلے میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک ارشاد نہ صرف غور طلب ہے بلکہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ اس ارشاد کے پیش نظر ہم اپنے اقوال و اعمال کا مطالعہ کریں تو ہمیں اپنی خامیوں کو دور کرنے کے لئے آسانی پیدا ہو جائے گی۔ یہ ارشاد ہماری راہ کو روشن کردے گا اور ہمیں اپنے راستے میں یہ نظر آنے لگے گا کہ ہم کہاں پر ٹھوکر کھاتے ہیں اور کس طرح اس ٹھوکر سے بچ سکتے ہیں۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ارشاد:۔

"اکثر آدمیوں کو میں نے دیکھا اور غور سے مطالعہ کیا ہے کہ بعض سخاوت تو کرتے ہیں لیکن ساتھ ہی غصہ ور اور زود رنج ہیں۔ بعض حلیم تو ہیں لیکن بخیل ہیں۔ بعض غضب اور طیش کی حالت میں ڈنڈے مار مار کر گھائل کردیتے ہیں مگر تواضع اور انکسار نام کو نہیں۔ بعض کو دیکھا ہے کہ تواضع اور انکسار تو ان میں پرلے درجے کا ہے مگر شجاعت نہیں ہے۔ یہاں تک کہ طاعون اور ہیضے کا نام بھی سن لیں تو دست لگ جاتے ہیں۔ میں یہ خیال نہیں کرتا کہ جو ایسے طور شجاعت نہیں کرتا اس کا ایمان نہیں"

اس ارشاد میں ایک بات جو خاص طور پر پیش نظر رکھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ حضرت صاحب نے فطرت کے تضادات کا ذکر فرمایا ہے کہ ایک بات ہے تو دوسری نہیں ہے۔ ہم عام طور پر ایک ہی بات کو مد نظر رکھ کر یا کسی کی تعریف کردیتے ہیں یا کسی کی مذمت کردیتے ہیں۔ حالانکہ فطرت کے سب پہلوؤں کو مد نظر رکھنا چاہئے۔ یہی صحیح طریق ہے۔ سخاوت کی جائے اور ساتھ ہی انسان غصہ ور اور زود رنج بھی ہو تو اس کی سخاوت قابل تعریف نہیں بن سکتی۔ حلیم ہے لیکن بخیل ہے تو اس کے حلم کی تعریف کرتے ہوئے اسے سر پر نہیں چڑھایا جاسکتا۔ بعض لوگ ایسے ہیں کہ غضب اور طیش سے مغلوب ہو جاتے ہیں مگر تواضع اور انکسار مفقود ہوتے ہیں۔ اگر ہم ان ساری باتوں کو مد نظر رکھیں تو دونوں قسم کی اچھی باتیں اپنے اندر پیدا کرسکتے ہیں۔ اس کے لئے کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ لیکن کوشش سے پہلے احساس پیدا ہونا چاہئے کہ ہم میں کیا ہے اور کیا نہیں ہے اگر احساس ہی پیدا نہ ہو تو کوشش نہیں کی جاسکتی۔

پس آیئے ہم اپنا تجزیہ کرتے رہیں اور اس بات کا اندازہ لگاتے رہیں کہ نیکی کے ساتھ کوئی بدی تو ہماری فطرت کا کوئی ایسا حصہ نہیں جو ہماری نیکی کو برباد کردے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

○○○

زندگی ہے دھوپ چھاؤں کا سفر
اک نیا انداز ہے شام و سحر
ہر کوئی مجبور ہے حالات سے
ہر کسی پر ہے ہر اک شئے کا اثر

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

بیاد حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب امام الثالث

ولادت15دسمبر1909ءامامت9/8نومبر1965ءوفات9جون1982ء

7اور8نومبر1965ء کی شب ایک عظیم وجود دنیا سے رخصت ہوا اور 8 اور 9 نومبر کی شب اسی عظیم وجود کا فرزند اکبر منصب امامت ثالثہ پر فائز ہوا۔ اس فرزند اکبر کا نام نامی اور اسم گرامی حافظ مرزا ناصر احمد تھا۔ جس کی یاد طبعاً ان ایام میں .شدت آتی ہے اس کی سوانح کا مطالعہ کرنے پر ایک روایت ان کے خاندان کی ایک بزرگ خاتون کی نظروں سے گزری کہ کلام الٰہی حفظ کرنے کے دوران ان کی شفیق دادی (حضرت اماں جان) نے انہیں باقی ہم عمر پوتوں اور نواسوں سے سکول کی تعلیم میں پیچھے پاکر اپنے بیٹے اور مرزا ناصر احمد کے والد محترم (حضرت مرزا محمود احمد صاحب) کو مخاطب کرکے اپنی تشویش کا اظہار کیا اس پر حضرت مرزا محمود احمد صاحب امام الثانی نے فرمایا کہ اماں جان فکر نہ کریں یہ ایک دن (ان) سب سے آگے ہوگا۔ یہ بات عین اسی طرح 8اور9نومبر1965ء کی درمیانی شب پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ سچ ہے اللہ کے کاموں میں لگایا ہوا وقت ضائع نہیں ہوا کرتا۔

حضرت امام الثانی کا یہ فرزند اکبر جو امامت ثالثہ کے مقام پر فائز ہوا۔ 15 دسمبر1909ء کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات کے ڈیڑھ سال بعد حضرت امام اول کے زمانے میں قادیان میں پیدا ہوا۔ ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی لاہور سے بی اے کیا اور آکسفورڈ سے ایم اے کیا۔ آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران ہی حضرت امام الثانی کو خدمت دین کے لئے زندگی وقف کرنے کا خط لکھا۔ جو حضرت امام الثانی نے دل کی گہرائیوں سے قبول فرمایا۔ وہ تو خود ساری اولاد کو وقف فرما چکے تھے۔ بس تعلیم سے فارغ ہوتے ہی حضرت امام الثانی نے حافظ مرزا ناصر احمد کو دین کی خدمت پر مامور کردیا پہلے جامعہ احمدیہ میں استاد لگایا پھر پرنسپل ایک بار سکول کا چھ ماہ کے لئے ہیڈ ماسٹر بنا دیا۔ کالج بنا تو کالج کا بانی پرنسپل بنایا۔ ذیلی تنظیموں میں بھی خدمات لیں اور انجمنوں میں بھی خدمات لیں۔ بیک وقت کئی کام سونپے۔ متضاد اور مختلف المخرج کاموں میں آزمایا اور اسے ہر کام میں ہر سمت میں' ہر حال میں کامیاب و کامران اور مطیع و فرماں بردار پایا۔ آزمائشیں ویسے بھی آئیں اور بہت آئیں مگر یہ مرد آہن صبر و رضا کا مجسمہ بنا رہا اور مسکراتے چہرے سے حالات کا مقابلہ کرتا رہا اور راتوں کو خدا کے حضور گڑگڑاتا رہا اور اس طرح خدا تعالیٰ کا پیارا بن گیا اور اس کا کچھ بھی اپنا نہ رہا۔ سب کچھ خدا کے آگے پیش کر دیا۔ ساری پاک استعدادیں اور قوتیں دین کی خدمت اور امامت کے استحکام میں خرچ کر ڈالیں حضرت امام الثانی کا مضبوط دست و بازو بن کر کام کیا۔ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے ساری وجاہتوں کے باوجود ہمیشہ اپنے آپ کو لاشئے محض سمجھا اور سادگی اور بشاشت اور وقار کی ہم آہنگی کے ساتھ رحمان خدا کے خاص بندوں کی طرح زندگی گزاری۔

امامت کی ذمہ داری پڑتے ہی اس کی مقناطیسی خوبصورت اور پرکشش شخصیت نے ایک جہان کو اس کا گرویدہ بنا دیا اس کی ملاقاتوں میں ایک عجیب لطف تھا اس کی مسکراہٹوں میں ایک عجیب سرور تھا اس کے پاکیزہ مزاح میں ایک عجیب مزا تھا۔ وہ محبت کا سفیر بن کر ملک ملک جاکر دلوں کو گرماتا رہا اور خدا کے آستانہ پر لاتا رہا۔ اس کا دل خدا کی حمد سے بھرا رہتا تھا اور زبان پر اس کی ثناء اور اس کا شکر جاری رہتا تھا۔ اس کو اپنی قوم سے بھی بہت ہی پیار تھا۔ ان کے دکھوں پر مسکرا دیا کرتا تھا۔ کہتا تھا اس نے اس ملک (پاکستان) کے لئے دعائیں کرنے کو اپنے لائحہ عمل کا حصہ بنا لیا تھا۔

اسے کلام الٰہی سے بہت ہی پیار تھا اس کا نظریہ تھا کہ دنیا میں عزت حاصل کرنے اور ترقی کرنے کا یہی ایک ذریعہ ہے۔ ایک موقع پر فرمایا۔

"اگر ہم اس دنیا میں عزت اور شرف حاصل کرنا چاہتے ہیں اگر ہمارے دل میں یہ خواہش ہے کہ ایک طرف ہمارا رب ہم سے راضی ہو جائے اور دوسری طرف آئندہ نسلیں بھی ہمیں نیک نام سے یاد کریں ہمارے لئے دعا کرنے والی ہوں کہ اے خدا ان لوگوں پر اپنی زیادہ سے زیادہ رحمتیں نازل کرتا چلا جا تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم (کلام الٰہی) سیکھیں جانیں اور اس کی اتباع کریں اور اس کو ہر وقت اپنے سامنے رکھیں اسی لئے میں نے (کلام الٰہی) سیکھنے اور سکھانے کی طرف جماعت کو توجہ دلائی تھی" (.... انوار ص 17) پھر فرمایا۔

"اگر تم (کلام الٰہی) کا غور سے مطالعہ کرو گے اس کو سمجھو گے اس کے علوم کے حصول کے لئے اپنے رب سے دعائیں کرتے رہو گے تو تمہیں وہ علوم عطا کئے جائیں گے کہ دنیا کے سارے عالم تمہارے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکیں گے چنانچہ ابتداء زمانہ (دین حق) میں جو ترقی کا زمانہ ہے ہمیں یہی نظر آتا ہے مغرب کے جتنے بڑے بڑے فلاسفر گزرے ہیں ان سب نے اپنی فلاسفی یا ان نظریات میں جو انہوں نے پیش کئے کسی نہ کسی مسلمان محقق سے بھیک مانگی ہے.....

ہماری عقل ہی کافی ہے نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر تم نے اپنی ناقص عقل پر ہی بھروسہ کرنا ہے تو پھر جاؤ اپنی عقل سے کام لے کر دیکھ لو اور آخر یہ ہوا کہ ہمیں علم کے ہر میدان میں بھیک مانگنی پڑ گئی"

(...انوار ص 27 و ص 28)

اسے دعا کا خاص نشان عطا کیا گیا اس نے اپنی امامت کے پہلے جلسہ سالانہ پر بتایا "میں نے آپ کی تسکین قلب کے لئے آپ کے بار ہلکا کرنے کے لئے آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے رب رحیم سے قبولیت دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پورا یقین اور بھروسہ ہے اس پاک ذات پر کہ وہ میری اس التجا کو رد نہیں کرے گا"

(جلسہ سالانہ کی دعائیں ص 4)

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس کے زمانہ میں ایک انقلاب عظیم کا آغاز ہوا۔ امامت کے ابتدائی دنوں میں ہی گیمبیا کے گورنر جنرل سنگھاٹے صاحب نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈی۔ اس کی دعاؤں سے افریقہ میں انقلاب پیدا ہوا۔ اس کی دعاؤں سے چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے صدر مقرر ہوئے اس سے قبل وہ اقوام متحدہ کے صدر کے عہدہ پر گامزن تھے اس کی دعاؤں سے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے نوبل انعام حاصل کیا اس کی دعاؤں سے نصف ہزار سال بعد سپین میں بیت بشارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور اس نے خود اپنے ہاتھوں سے رکھا اور اپنی زندگی میں اس کی تعمیر کے مراحل طے کروائے لیکن اس کا افتتاح اس کے مقدر میں نہ تھا تاہم موجودہ امام جماعت احمدیہ کے ہاتھوں 10 ستمبر1982ء کو جب افتتاح عمل میں آیا تو امام جماعت اور ساری جماعت اس کی یاد میں تڑپی۔

اس کی یادیں کبھی بھول نہیں سکتیں اس سے ہم سب نے فیض پایا وہ بڑی ہی حلیم اور عقل و دانش والی ہستی تھی اس سے کی ہوئی باتیں دلوں سے محو نہیں ہو سکتیں۔ ایک بار پریشان حالات میں اس نے مجھے شرف ملاقات بخشا اور میرا غمگین چہرہ دیکھ کر پیار سے میرے رخسار کو چھوا اور فرمایا مجیب! ایسے منہ نہیں بنانا۔ اس نے سچ ہی تو کہا تھا کہ لوگ میرے پاس غمگین چہروں سے آتے ہیں اور مسکراتے اور چھلانگیں لگاتے واپس جاتے ہیں۔ وہ محبوب ہستی 9 جون 1982ء کو ہم سے جدا ہوئی۔ اس کی امامت کے سترہ اٹھارہ سال ہزاروں داستانیں سمیٹے بیٹھے ہیں اس کی دُعاؤں کے اور اس کی محنت کے پھل ہی آج ہم کھا رہے ہیں۔ خدا کی ہزاروں رحمتیں ہوں اس پر اور اس کے پیاروں پر۔

اس کے منصوبے بڑے پر حکمت اور جامع تھے اس نے بانی سلسلہ احمدیہ کی بیان فرمودہ تشریحات کلام الٰہی کے متفرق حصوں کو اکٹھا کروایا اور ایک خزانہ ہمارے ہاتھ میں دے دیا اس نے اپنے عظیم باپ اور امام الثانی کے علمی خزانے کو اکٹھا کرنے کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن قائم فرمائی اس نے افریقہ کی طبی اور علمی خدمت کے لئے نصرت جہاں سکیم جاری فرمائی اس کا وسعتی منصوبہ جو سب سے بڑا منصوبہ تھا وہ صد سالہ جوبلی منصوبہ تھا اس کے دوررس نتائج آج منظر عام پر آرہے ہیں وہ خود ذہین و فہیم تھا اور بہت ہی ذہین و فہیم باپ کا تربیت یافتہ تھا۔

مجھے وہ نظارہ نہیں بھولتا جب اس نے 1975ء کے جلسہ سالانہ ربوہ پر تمام غیر ملکیوں کو کھڑا کیا اور اس امر کا عملی ثبوت دیا کہ کس طرح حضرت بانی سلسلہ کی دعوت زمین کے کناروں تک پہنچی۔

اس نے فرمایا "پھر یہ خدا تعالیٰ کی شان اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کے نظارے کہ وہ جسے گھر والے روٹی دینا بھول جاتے تھے (حالانکہ وہ ان کی دولت میں ان کا برابر کا شریک تھا) اور اسے اپنے ہی عزیزوں اور رشتہ داروں کی غفلت کے نتیجہ میں فاقہ کشی کرنی پڑتی تھی اسے اس کے خدا نے کہا کہ میں تیری (دعوت) کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا اور وہ اکیلا اور غیر معروف شخص اٹھا اور اس کی (دعوت) دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی۔

(جلسہ سالانہ کی دعائیں ص 110)

غیر ملکیوں کی جذباتی کیفیت اور نعروں کی گونج میں اس نے ان الفاظ میں جماعت کی تربیت فرمائی اور کہا "لیکن میں پھر اپنی حقیقت کی طرف آتا ہوں ایک سیکنڈ کے لئے بھی تمہارے اندر کبر اور غرور پیدا نہ ہو .... پس جو عاجزی کا مقام تمہیں عطا ہوا ہے (اور یہ بڑا زبردست مقام ہے) اسے مت بھولو۔ یہ درس سیکھنے کے لئے آپ دوستوں کو یہاں جمع کیا جاتا ہے جو پیار کرنے اور دکھوں کو دور کرنے کا مقام ہے۔ جو بے نفس خدمت کا مقام آپ کو عطا ہوا ہے اسے ہمیشہ یاد رکھو۔ ہمیشہ یاد رکھو کہ ایک احمدی کسی سے دشمنی نہیں کرتا اور نہ کر سکتا ہے کیونکہ اس کے خدا نے اسے پیار کرنے کے لئے اور خدمت کرنے کے لئے پیدا کیا ہے اور خدا کرے کہ جس غرض کے لئے اس نے ایک احمدی کو پیدا کیا ہے وہ غرض ہمیشہ اس کی آنکھوں کے سامنے رہے اور ہمیشہ اس کے جوارح سے وہ ظاہر ہوتی رہے اور اس کے عمل سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتی رہے"

(جلسہ سالانہ کی دعائیں ص111' 112)

آپ کی وفات پر حضرت امام الرابع نے نصیحت فرمائی کہ قراردادیں ایسی ہونی چاہئیں کہ "اے جانے والے! ہم تیری نیک یادوں کو زندہ رکھیں گے ان تمام نیک کاموں کو پوری وفا کے ساتھ پوری ہمت کے ساتھ خدا تعالیٰ سے توفیق مانگتے ہوئے چلاتے رہیں گے اپنے خون کا آخری قطرہ تک ان کاموں میں حسن کے رنگ بھرنے کے لئے استعمال کریں گے جو رضائے باری تعالیٰ کی خاطر تو نے جاری کئے...."

(الفضل 22 جون 1982ء)

اے خدا ہمیں تو امام جماعت کا دست و بازو بن کر اس عہد کو نبھانے کی توفیق عطا فرما اور ہمارے موجودہ امام کی صحت اور عمر میں غیر معمولی برکت عطا فرما۔ آمین

ooo

ایک اچھی بات

خدا کے دو حکم ہیں۔ ایک کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے نہ اس کی ذات میں نہ صفات میں نہ عبادات میں اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو اور انسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور اپنے رشتہ داروں سے کرو بلکہ کوئی بھی آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیفٹیننٹ منظور الحق

حضرت ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب کے گھر کی زندگی

میرے بچپن کی درخشاں اور نہ مٹنے والی یادوں میں میرے دادا حضرت ڈاکٹر قاضی کرم الٰہی صاحب کی ذات گرامی اور دوسرے ان کا وہ بڑا گھر ہے۔ جس میں میں نے اپنا بچپن گزارا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ہمارے گھر کا ماحول نہایت پاکیزہ اور مکمل طور پر دینی تھا۔ امرتسر کے مکان میں خاندان کے افراد کی رہائش "جائنٹ فیملی سسٹم" پر تھی اور اس نظام کو قاضی صاحب کی منشاء اور مرضی کے مطابق چلانے کی تمام تر ذمہ داری جناب ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب پر تھی۔ گویا ڈاکٹر منیر صاحب حضرت قاضی صاحب کے نائب کی حیثیت سے نہایت جانفشانی اور محنت سے اپنے فرائض بڑے احسن طریقے سے انجام دیتے رہے۔ اس وقت وہ بالکل جوان تھے اور حضرت قاضی صاحب کے ہر منشا کو وہ اپنے ذاتی نمونہ اور ذاتی عمل کے رنگ میں پیش کرتے جس کا نتیجہ یہ تھا کہ گھر کا ماحول خود بخود حضرت قاضی صاحب کے حسب خواہش ڈھل جاتا۔

ڈاکٹر منیر صاحب میں کمال درجہ کی صلاحیتیں موجود تھیں۔ وہ اعلیٰ پایہ کے منتظم تھے۔ پہلی جنگ عظیم میں وہ فوج میں بطور ڈاکٹر ڈیوٹی پوری کرکے اب پرائیویٹ پریکٹس کرنے اور اپنے والد بزرگوار کا کلینک اور گھر میں ہاتھ بٹانے کے لئے مستقلاً چھٹی لے کر آگئے ہوئے تھے ان کے علاوہ جماعت کے سیکرٹری مال کا کام' مہمانوں کے قیام و طعام کا انتظام' تمام بچوں کے کھانے صفائی اور تعلیم کا بندوبست' بازار کے تمام سودا سلف کے حسابات غرضیکہ ہر چھوٹے بڑے انتظام کو چلانے کے وہ ذمہ دار تھے مگر تمام تر پالیسی حضرت قاضی صاحب وضع کرتے اور عملدرآمد کے لئے انہیں حکم صادر فرماتے۔

ہمارا امرتسر کا مکان ایک نہایت ہی مبارک اور بابرکت مکان تھا جسے آئمہ جماعت نے اپنی تشریف آوری سے برکت بخشی۔ مکان کے نچلے حصہ میں ایک بڑا کمرہ جو شرقاً غرباً تعمیر تھا۔ بیت الذکر کے لئے مخصوص تھا اور اس میں مہمان جن کی تعداد جلسے کے دنوں میں بیس تیس تک بھی پہنچ جاتی قیام فرماتے۔ ان تمام مہمانوں کے لئے بستر اور کھانے کا بندوبست گھر میں ہی ہوتا۔ ہمارے گھر میں ایک بہت بڑا دیگچہ صبح و شام سالن یا دال کا پکتا اور ہمارے گھر کی عورتیں گھنٹوں تندور پر روٹیاں پکاتیں۔ تمام عبادات با جماعت ادا کی جاتیں اور ہر دفعہ حضرت قاضی صاحب بنفس نفیس خود موجود ہوتے اور تمام بچوں کو خاص طور پر چیک کرتے اور دیکھتے کہ ہم سب لوگ موجود ہیں۔ انہوں نے شروع ایام میں ریٹائر ہونے کے بعد ایک ڈسپنسری قائم کرلی تھی جس کو بعد میں ڈاکٹر منیر صاحب چلاتے رہے مگر حضرت قاضی صاحب بڑی باقاعدگی سے صبح و شام ڈسپنسری تشریف لے جاکر ڈاکٹر منیر صاحب کی رہنمائی کرتے۔

حضرت ڈاکٹر قاضی صاحب کو گھر سے (جو کہ ایم اے او کالج کے متصل تھا) ڈسپنسری جو کہ ڈھاب کھٹیکاں میں واقع تھی لے جانا اور واپس لانا ہماری ذمہ داری تھی اور وہ پیدل چلنا ہی پسند فرماتے یہ فاصلہ تقریباً ڈیڑھ میل بنتا تھا۔

حضرت قاضی صاحب مریضوں کو خود بھی دیکھتے اور ڈاکٹر منیر صاحب کو بھی اکثر امور میں طبی مشورہ دیتے تھے۔

اخبار الفضل کا خطبہ ہم تمام بچوں سے پڑھواتے اور اس طرح سے ہم سب خطبہ کے دو دو کالم انہیں سناتے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چوتھی جماعت میں ہم بآسانی اردو پڑھ لیتے تھے اور دینی ماحول کو اپنانے اور سلسلہ احمدیہ کی غرض و غایت کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ مہمانوں کے آرام کے پیش نظر گھر کے وسیع صحن کے فرش پر ٹائلیں لگوائی گئیں اور پانی کا پمپ بھی لگوایا گیا۔ ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنے کے لئے ہم سب بچے پچاس پچاس دفعہ نلکے کو چلاتے اور پانی کو اوپر پہنچاتے اس طرح حضرت قاضی صاحب صحن میں کرسی پر تشریف فرما رہتے اور خاموشی سے ہماری معصومانہ لڑائی جھگڑے کو بھی دیکھتے اور ہمارے کام پر بھی نظر رکھتے۔

جیسا کہ میں نے ذکر کیا ہے کہ ہمارا رات دن کا پروگرام نہایت مصروف اور قابل عمل مرتب کیا جاتا۔ ہم میں سے ہر بچے کو کام کرنے کا موقع ملتا غرضیکہ شام گول باغ میں کھیل تفریح کے لئے بھی بھیجا جاتا اور گرمیوں میں دوپہر کھانے کے بعد اور سردیوں میں رات کے کھانے کے بعد جب ہم تمام بچے نئے کمرے میں بیٹھ کر اپنا سکول کا کام کرتے تو حضرت قاضی صاحب دو دو گھنٹے ہمارے پاس بیٹھے رہتے۔ ہم لڑکوں کی تعداد جو اس وقت بڑے گھر میں رہ کر تعلیم حاصل کر رہے تھے دس کے قریب تھی۔ جب جلسہ سالانہ کے دن قریب آتے اور مہمانوں کی آمد آمد شروع ہو جاتی (مہمانوں کی آمد سے میری مراد تمام بچوں کے والدین اور بہن بھائیوں سے ہے) تو قدرتی طور پر بچے خوشی کی وجہ سے بڑے شوخ ہو جاتے اور کئی کئی دفعہ ہم لوگ اس قدر شور مچاتے اور گھر میں اتنا اودھم برپا کرتے جو بڑوں کے لئے یقیناً ناقابل برداشت ہوتا۔ مگر ہمارے دادا بڑے صبر و سکون سے ہمارا یہ شور و غل سنتے رہتے مگر جیسے ہی وہ محسوس کرتے کہ ہم حد سے تجاوز کرنے لگے ہیں تو ہمیں اوپر سے ایسی ڈانٹ دیتے کہ ہم سب ایک دم خاموش ہو جاتے اور اپنی لکھائی پڑھائی میں لگ جاتے۔

خدا کا فضل ہے کہ ہم بچوں میں سے کوئی ایسی شرارت کبھی نہ کرتا جو ناجائز' نامناسب اور اخلاق سے گری ہوئی ہوتی۔ ہماری شرارتیں بے ضرر اور معصومیت والی ہوتیں اور ہم میں گناہ و ثواب کو محسوس کرنے کی صلاحیت موجود تھی۔

اس زمانہ میں ایک پیسہ کی بڑی قیمت اور قدر تھی۔ اور اسے حاصل کرنا بھی بڑا مشکل تھا۔ چنانچہ ہم سب بچوں کو جمعرات کے دن ایک ایک پیسہ خرچ کرنے کے لئے دیا جاتا مگر اس کے علاوہ بھی ہم اپنا "داؤ" لگا لیا کرتے۔ وہ یوں کہ جس وقت حضرت قاضی صاحب کو نلکا چلا کر وضو کرواتے اور وہ اپنا دایاں پاؤں دھو چکتے تو ہم باری باری ان سے ایک پیسے کی فرمائش کر دیتے وہ جب بایاں پاؤں دھو کر اٹھتے تو اپنی واسکٹ کی جیب سے ایک پیسہ نکال کر ہمیں دے دیتے۔ اس ایک پیسے کو ہم سب مل کر خرچ کرتے۔

حضرت قاضی صاحب کی بڑھاپے کی زندگی بھی نہایت مستعد فعال اور پروگرام کی پابند تھی اور اس بات کا احساس مجھے اب ہوتا ہے کہ وہ نہایت بااصول تھے۔ چنانچہ ان کا اٹھنا' بیٹھنا' سونا' کھانا' پینا' پڑھنا' پڑھانا' لکھنا' سلسلہ کے اخبارات و رسائل کا سننا' مہمانوں سے ملنا گویا ہر فعل کے لئے وقت کا تعین تھا اور ان کے ہر کام میں ایک قرینہ اور نفاست تھی اور ہم بچوں کو کبھی ان کے عمر رسیدہ ہونے کا احساس نہیں ہوا تھا۔

حضرت دادا صاحب گھر کے کسی معاملہ میں براہ راست دخل نہ دیتے بلکہ اگر ضروری خیال کرتے تو وہ ڈاکٹر منیر صاحب کی وساطت سے ہی کرتے آپ محلے کے امین بھی تھے اور بے شمار لوگوں کی امانتیں ان کے پاس پڑی ہوتی تھیں۔

روپے پیسے کا کنٹرول انہیں کے ہاتھ میں تھا۔ اور گھر کا سودا سلف ہر مہینے کے شروع میں منگواتے' روز مرہ کی ضرورت کے لئے سبزی گوشت دودھ وغیرہ پرچیوں پر آتا اور ہر ماہ کے آخر میں اس کا حساب چکا دیتے۔ تمام گھر میں ایک امن' سکون اور نور ہی نور تھا۔ اور ایسا احساس ہوتا تھا کہ تمام چھوٹے بڑے وہاں ایک ہی درخت کے پھل پھول خوشے ہیں۔ اور کوئی میرے تیرے والی بات نہ تھی۔

ہمارا مکان کوچہ صبوڈار میں واقع تھا۔ وہاں کے لوگ بالخصوص اور تمام امرتسر شہر کے لوگ بالعموم بلالحاظ مذہب و ملت حضرت قاضی صاحب کی پروقار شخصیت سے واقف تھے۔ نہایت صاف ستھرا لباس' دراز قد' ستوان جسم اور رعب دار چہرہ' انہیں علم طب کے فن میں کمال حاصل تھا اسے بھی جانتے تھے۔ آپ کی پارسائی' راستبازی' دیانت داری' اور دینداری سے متاثر تھے۔ اور ہر شخص آپ کا احترام کرتا تھا۔ آپ کی آواز گلوگرفتہ تھی اور بیٹھی ہوئی آواز میں بات کیا کرتے جس وجہ سے شہر امرتسر کے لوگ آپ کو گگھا ڈاکٹر کے نام سے موسوم کرتے۔

آپ کی تمام زندگی ایک عملی زندگی تھی۔ دعوت الی اللہ زبانی بہت کم اور عملی زیادہ تھی۔

ہمارے مکان کے بالمقابل ایک تاجر خواجہ عبدالقادر صاحب کا مکان تھا جو کلکتہ میں کاروبار کرتے تھے۔ ان کا لڑکا امرتسر کے چیدہ چیدہ لوگوں میں شمار ہوتا تھا۔ لیکن جماعت سے بہت تعصب رکھتا تھا۔ ایک دفعہ ہمارے بچپن کے زمانے میں مخالفین نے منصوبہ بنایا۔ کہ ہمارے گھر کو نقصان پہنچائیں۔ اس زمانے میں بابا عبدالقادر صاحب کلکتے سے آئے ہوئے تھے۔ اور ان کو اس بات کا کھٹکا تھا۔ انہوں نے بعد میں بتایا کہ

"میں ایک رات بہت فکر مند تھا اور اس گھبراہٹ میں آدھی رات کو اٹھ کر جب ڈاکٹر صاحب کے مکان کو دیکھا تو مجھے ایسا لگا کہ باہر کے دروازے کی دونوں کرسیوں پر دو فرشتے ننگی تلواریں لے کر پہرہ دے رہے ہیں یہ نظارہ دیکھ کر میں اطمینان سے جا کر سو گیا"۔

مہمانوں کا تمام تر بندوبست ہم بچوں کے سپرد تھا اور ہم کسی طرح سے بھی انہیں اجنبیت کا احساس نہ ہونے دیتے۔ حتیٰ کہ غیر ملکی مہمان بھی وہاں قیام فرماتے جیسے (ملک شام کے) سید منیر الحسینی صاحب کئی دفعہ ہمارے گھر میں تین تین چار چار دن آکر ٹھہرتے۔

سلسلہ کے دوسرے بزرگ جو وہاں آکر قیام کرتے ان میں حضرت مولوی شیر علی صاحب' حضرت حافظ روشن علی صاحب' حضرت مفتی محمد صادق صاحب' حضرت غلام رسول صاحب راجیکی' حضرت مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری' حضرت فتح محمد صاحب سیال' حضرت ولی اللہ شاہ صاحب اور سلسلہ کے دوسرے بزرگ اسی گھر میں آکر قیام فرماتے۔ بے شمار دینی مجالس ہوتیں عبادات اور دعاؤں کا سلسلہ جاری ہوتا' گویا کہ اللہ تعالیٰ نے اس گھر کو نور ہی نور سے معطر کر دیا تھا۔ جماعت کے جلسوں پر اور بالخصوص سیرۃ النبیؐ پر ہم بچے سیڑھیاں اٹھائے ہوئے اور بالٹیوں میں لئی لئے ہوئے امرتسر شہر کے در و دیوار پر نہایت پھرتی کے ساتھ اپنے جلسہ کے اشتہار لگا آتے۔ اگلے دن دوپہر کو گھوم پھر کر اپنے اشتہار کو دیکھنے جاتے۔ جہاں کہیں مخالفین نے ہمارے اشتہار پھاڑے ہوتے اسی رات کو دوبارہ دوسرا اشتہار وہاں چسپاں کر دیتے۔ یہ سلسلہ سالہا سال تک جاری رہا گویا کہ بہت سے انتظامی امور ہمارے گھر کے ذمہ ہوتے تھے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ اس قسم کی خدمات ہماری دوسری نسل کے بزرگوں نے سرانجام دیں ہونگی جوان سے ہمیں وراثت میں ملیں۔

میں نے حضرت دادا صاحب کو بچپن سے لے کر نو سال کی عمر تک دیکھا ہے۔ جب کہ میں جماعت پنجم کا طالب علم تھا۔ اس کے بعد میں کھیوڑہ ضلع جہلم چلا گیا۔ میری غیر حاضری میں آپ کی وفات ہوئی۔

رات کے وقت عموماً تمام بچوں کی حاضری کو چیک کرنے کے لئے بڑا موثر طریقہ رائج کر رکھا تھا۔ ہم تمام بچے ایک معین وقت پر دادا صاحب کی چارپائی کے گرد اکٹھے ہو جاتے اور ان کے ہاتھ پاؤں اور جسم کو دباتے جاتے اور ساتھ ساتھ گنتی بھی کرتے جب سو تک گنتی پوری ہو جاتی تو ہم بھاگ کر اپنی اپنی چارپائی پر جا کر سو جاتے۔ حضرت دادا صاحب کو پتہ رہتا کہ کون کون بچہ حاضر ہے۔

امرتسر کا یہ بڑا گھر شروع اگست 1947ء تک

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ

بشریٰ بشیر

30- جولائی 1995ء کو علی الصبح میری آپا محترمہ فہمیدہ بیگم نے نیو جرسی امریکہ میں اپنی جان جان آفریں کے سپرد کردی- چند روز قبل دل کی تکلیف ہوئی- ہسپتال میں داخل تھیں اور پانچ چھ روز نیم بے ہوشی میں گزرے- بغیر کسی کرب' تکلیف اور بے چینی کے اظہار کئے زندگی اور موت کی کشمکش میں مبتلا رہ کر چپ چاپ اس دنیا سے منہ موڑلیا- نہ کسی سے خدمت کروائی نہ کسی سے کوئی شکوہ کیا اور نہ ہی کسی کو کسی قسم کی کوئی نصیحت ہی کی!

جب ماضی میں کے دریچوں میں سے جھانک کر دیکھتی ہوں تو ہوش سنبھالنے کے بعد آپا کو گھر میں موجود نہ پایا اس لئے کہ وہ میٹرک کے بعد دستکاری کی تربیت حاصل کرنے لاہور جا چکی تھیں- ابا جان کی وفات کے بعد میرے سب سے بڑے بھائی جان عبدالرحمان اور بڑی آپا فہمیدہ اپنے طور پر یہ محسوس کرنے لگے کہ اب والدہ اور چھوٹے بہن بھائیوں کی تمام تر ذمہ داری ہماری ہے- بہرکیف بڑی محنت سے دستکاری کا یہ کورس پاس کیا تاکہ گھر کا تھوڑا بہت مالی بوجھ اپنے نازک کندھوں پر اٹھالیں-

آپا بہت صاف دل' مخلص اور نیکی کو پسند کرنے والی تھیں- ابتدائی تربیت ہماری نیک سیرت والدہ کی تھی اور سکول کا ماحول بھی نہایت پاکیزہ اور مذہبی تھا- سیالکوٹ کا احمدیہ گرلز سکول جس مقصد کے پیش نظر شروع کیا گیا اس کو حاصل کرنے کے لئے پاک فطرت کی بھی ضرورت تھی- بہرکیف سازگار ماحول اور پاک وصاف تربیت کے نتیجے میں فطری اوصاف مزید نکھر گئے-

آپا بڑی صاف دل' پر خلوص اور احمدیت کی شیدائی تھیں- دینی غیرت بہت تھی- احمدیت کی فدائی' امامت کی شیدائی اور خاندان حضرت بانی سلسلہ سے بڑی پر خلوص عقیدت رکھنے والی تھیں عبادات کی بہت پابند تھیں- عبادت کو بہت سنوار کر پڑھتیں- بروقت اور اور چاہت سے دل لگا کر پڑھتیں بہت دعاگو اور پرہیزگار تھیں- کلام الہی سے عشق تھا- نہایت پابندی سے تلاوت کرتیں سیرت النبیؐ ان کا پسندیدہ موضوع تھا لہذا سیرت کے جلسوں کے لئے بڑی محنت سے مضمون تیار کرکے پڑھا کرتیں- ان کے دل میں بہت تڑپ تھی کہ سب بچے بھی عبادات وتلاوت کے پابند ہوں اور دین سے پوری طرح وابستہ رہیں- اس کے لئے ہروقت فکرمند رہتیں اور ہر ممکن کوشش بھی کرتیں-

مالی قربانی کے لئے بھی ہمہ وقت تیار رہتیں اور ہر قسم کے چندہ کی ادائیگی اولین موقع پر کرتیں- باوجود عیالداری اور طرح طرح کی گھریلو ضرورتوں کے ہرماہ کی ابتدائی تاریخوں میں سب سے پہلے چندہ ادا کرتیں اور ہر قسم کی تحریک میں

بڑی فراخ دلی سے حصہ لیتیں- وصیت کرنے کا بہت شوق تھا کچھ دیر تو سازگار حالات کا انتظار کیا لیکن پھر صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا اور باوجود نامساعد حالات کے وصیت کردی اور بڑی پابندی کے ساتھ چندہ کی ادائیگی بھی کرتیں- آخروقت تک چندہ ادا کرنے میں مسابقت کی روح جاگزیں رہی- بوقت وفات رقم کی ادائیگی فاضلہ تھی-

ہمسایوں' رشتہ داروں اور لجنہ کی تمام ممبرات سے بڑے پیارے اور محبت کا سلوک روا رکھا- رفقائے کار اور ماتحتوں سے حسن سلوک سے پیش آتیں- نوکروں اور سکول کے ملازمین سے خصوصی شفقت کا سلوک کرتیں ان کی ہر مشکل اور تکلیف کے وقت حتی الامکان ان کی حاجت روائی کرتیں- آج بھی ان کی شاگردیں ان کو بڑی محبت اور چاہت سے یاد کرتی ہیں- کئی غریب لڑکیوں کو تعلیم اور ہنرمندی کے راستے پر گامزن کیا تاکہ وہ باعزت زندگی گزار سکیں-

خاوند کی خدمت گزار اور وفا کا سلوک کرنے والی' ہمدرد اور غم گسار بیوی کے حیثیت سے بڑی باغیرت اور باعزت زندگی گزاری بچوں کے لئے تمام زندگی بڑی محنت ہمت اور دعاؤں سے کام لیا اور ہر طرح ان کی زندگی کو کامیاب و کامران بنانے میں دان رات ایک کردیا- اعلیٰ تعلیم اور اچھی تربیت کا ہروقت خیال رہا-

بڑی نفاست پسند' صفائی اور پاکیزگی کی دلدادہ تھیں- بڑی سلیقہ مند اور کفایت شعار تھیں- خاص طور پر اپنی ذات پر بے حد کم خرچ کرتیں- کبھی کسی سے کوئی فرمائش نہ کرتیں حتیٰ کہ جہاں تک مجھے علم ہے اپنے خاوند سے بھی نہیں-

پھولوں' قدرتی مناظر اور دلکش مقامات کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتیں اور بے حد خوش ہوتیں- دعائیں کثرت سے یاد تھیں اور ان کا ورد کرتی رہتیں- ائمہ کی سلامتی' احمدیت کی ترقی اور سلسلہ کی بہبودی کے لئے ہروقت دعاگو رہتیں- فجر سے قبل کی عبادت' نوافل اور فرض عبادت کی ادائیگی بڑی پابندی اور شوق سے کرتیں- لجنہ کے اجلاسوں اور دیگر دینی تقاریب میں بڑے ذوق و شوق سے شمولیت کرتیں اور لازماً کرتیں-

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں غریق فرمائے- اپنے فضل سے ان کی تمام نیکیاں قبول فرمائے ہر غلطی سے درگزر کرتے ہوئے عفو اور رحمت کا سلوک فرمائے آمین- میری آپا کے میاں مکرم میجر عطاء اللہ صاحب کھوکھر نیو جرسی (امریکہ) میں مقیم ہیں اور آج کل بہت بیمار ہیں- ان کی دینی' و دنیاوی فلاح اور صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے- اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کا بھی حافظ وناصر رہے اور اپنی والدہ کے نقش قدم پر چلائے- آمین-

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

ناصر احمد ظفر بلوچ

عزیز فرقان اللہ خلیل

برادرم مکرم امان اللہ خان بلوچ سکنہ واپڈا کالونی کوٹ ادو کا جواں سال بیٹا عزیزم فرقان اللہ خلیل بعمر 18 سال جو بفضل اللہ تعالیٰ نیک سیرت اور خوش شکل تھا- مورخہ 96-10-4 بروز جمعہ صبح ناشتہ کے بعد کرکٹ کھیلنے کے بعد گھر آیا اور والدہ کو کہا کہ میں نے جمعہ پڑھنے جانا ہے- ٹیوب ویل پر نہا کر ابھی واپس آتا ہوں- ٹیوب ویل بند تھا- چنانچہ کوٹ ادو کینال پر نہانے چلا گیا- چھلانگ لگاتے ہی پانی میں گم ہوگیا-

عزیزم فرقان کوٹ ادو کالج میں فرسٹ ائیر کا طالب علم تھا اپنے اعلیٰ کردار و نیک اطوار اور قابل تعریف نصابی اور غیر نصابی سرگرمیوں اور اپنے عمدہ اخلاق کی وجہ سے اپنے ہم مکتبوں میں ہردلعزیز تھا-

جب گھر میں عزیزم فرقان کے ڈوبنے کی خبر پہنچی تو نیک اور باہمت ماں اور صابرہ شاکرہ بہنوں نے روایتی انداز میں چیخ وپکار رونے دھونے سینہ کوبی وغیرہ کی بجائے یہ صبر آزما اور کٹھن مراحل ادائیگی نوافل اور تلاوت کلام پاک میں گزارے- عزیزہ شاکرہ نے بتایا کہ میری امی اور بہنوں نے پہلے تو یہ دعا شروع کی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے فرقان کو زندہ ملادے- جب بارہ گھنٹے گزر گئے اور اس کی زندگی کی کوئی امید باقی نہ رہی تو ہم نے اپنی دعاؤں اور التجاؤں کا رخ اس کی زندگی بچانے کی بجائے سجدہ ریز ہو کر یہ دعائیں شروع کردیں کہ اے اللہ ہمارے فرقان کی نعش مل جائے- ہم عہد کرتے ہیں کہ تقدیر الہی کو صبر و شکر سے قبول کریں گے اور ایک لفظ بھی ناشکری کا ہمارے منہ سے نہیں نکلے گا مسلسل دعاؤں سے انہوں نے اپنی سجدہ گاہ کو آنسوؤں سے تر کردیا-

اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا اور مورخہ 96-10-6 بوقت ساڑھے دس بجے صبح جس جگہ عزیز فرقان نے چھلانگ لگائی تھی- اسی جگہ سے معجزانہ طور پر فرقان اللہ کی نعش مل گئی-

فرقان اللہ مخلص اور فدائی خادم پابند عبادات تھا- دعوت الی اللہ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے نہ جانے دیتا تھا- مرکزی اور مقامی سطح کی تربیتی کلاسوں اور ورزشی مقابلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا اور انعام پاتا رہا- اپنے جیب خرچ سے باقاعدگی سے چندہ دینا اس کا شعار تھا- صحت کے لحاظ سے اپنے تمام بہن بھائیوں میں سب سے زیادہ صحت مند و توانا تھا- کبڈی اور کشتی کا بہترین کھلاڑی تھا- سرائیکی علاقہ میں کشتی کے کھیل کو بہت پسند کیا جاتا ہے- جس کے لئے بڑے بڑے دنگل لگتے ہیں اس نے اپنی نوعمری کے باوجود 17 کشتیاں لڑیں سولہ جیتیں ایک میں برابر-

خدام الاحمدیہ کے تحت ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے خدام کا کبڈی کا مقابلہ ہوا- اس مقابلہ میں حصہ لینے والوں میں سے صرف دو کھلاڑی مرکزی مقابلہ کے لئے منتخب کرنے تھے چنانچہ ان دو میں سے ایک عزیزم فرقان منتخب ہوا- تعلیم کا یہ حال تھا کہ بغیر ٹیوشن کے میٹرک کا امتحان نمایاں پوزیشن میں پاس کیا- اور فرسٹ ائیر میں بھی اپنے ہم مکتبوں میں بفضل تعالیٰ ممتاز تھا-

آخر میں عزیز کے بلندی درجات کی درخواست دعا ہے- اللہ تعالیٰ اس کو اپنی چادر رحمت میں ڈھانپ لے- اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے- اور سب کا حافظ وناصر ہو- اور ہمیں آئندہ ایسے صدمات سے محفوظ رکھے (آمین)

OOO

بقیہ صفحہ 4

تو قائم دائم رہا لیکن تقسیم ملک کے وقت حالات اتنے تیزی سے بدلے کہ امرتسر میں مسلمانوں کا رہنا ناممکن ہوگیا- یہ ایک گہری سازش کا نتیجہ تھا جس میں برصغیر کا آخری انگریز وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن افسوسناک حد تک ہندو اکابرین کے ساتھ ملوث تھا- اس سازش کے ذریعے امرتسر اور گورداسپور کے اضلاع مسلمانوں کی اکثریت کے باوجود بھارت میں شامل کردیئے گئے-

اس سازش کے نتیجے میں ہندو مسلم فسادات اتنی بھیانک صورت اختیار کرگئے کہ گلی گلی محلے محلے میں قتل وغارت اور آتش زنی کا بازار گرم ہوگیا- اس وقت بڑے گھر میں میرے والدین کے ساتھ میری چھوٹی ہمشیرہ اور بیگم قاضی محمد اکرم صاحب اور ان کا لڑکا ظفر ابھی وہیں تھے- ان پانچ افراد کا قافلہ 13 اگست 1947ء کو بادل نخواستہ اس بڑے گھر کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ کر گولیوں کی بوچھاڑ اور بم کے دھماکوں سے بچتا بچاتا کسی طرح امرتسر ریلوے سٹیشن پہنچ گیا- جہاں خوش قسمتی سے لاہور کے لئے آخری ٹرین تیار ہو رہی تھی جو کہ تقریباً چھ سات گھنٹے کے انتظار کے بعد لاہور کے لئے روانہ ہوگئی-

یہ بڑا گھر جس محلہ میں تھا- وہ مسلمانوں کا محلہ تھا- سنا ہے 14 اگست کے چند دن بعد ہی بلوائیوں نے محلہ میں آگ بھڑکادی اور یہ سارا محلہ جس میں ڈاکٹر کرم الہی صاحب کا یہ بڑا گھر تھا- اپنے تمام تر تاریخی ورثہ' نوادرات اور نایاب کتب سمیت جل کر راکھ ہوگیا-

(کرم الہی از ڈاکٹر منور احمد صفحہ 127 تا 133)

اعلان داخلہ

O گورنمنٹ ایجوکیشن کالج برائے خواتین لاہور نے سال 98-97 میں بی- ایڈ میں داخلہ کے لئے خواتین سے درخواستیں طلب کی ہیں- داخلہ فارم کالج سے دستیاب ہیں- ڈاک کی صورت میں 48 روپے کا منی آرڈر ارسال کرکے منگوائے جاسکتے ہیں- داخلہ فارم مکمل کرکے جمع کروانے کی آخری تاریخ 28- اپریل 97ء ہے-

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر31049 میں شمشاد بیگم بیوہ ملک محمد حسین قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 93-7-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر وصول شدہ۔Rs500 (2) زیور طلائی ایک تولہ مالیتی۔Rs4500 (3) ترکہ والدین سے حصہ دس کنال زمین واقعہ چک گلاں ضلع سیالکوٹ۔Rs75000 اس وقت مجھے مبلغ 100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شمشاد بیگم ساکن ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 چوہدری بشیر احمد صراف وصیت نمبر11065 گواہ شد نمبر2 ملک عبد الستار پسر موصیہ

مسل نمبر31103 میں آصفہ فرحت زوجہ رانا عبدالحکیم خان صاحب کاٹھ گڑھی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گڑھ مہاراجہ موڑ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زرعی اراضی 21 کنال واقع چک 2/T.D.A ضلع خوشاب مالیتی۔Rs130000 (2) زیورات طلائی وزنی آٹھ تولہ مالیتی۔Rs40000 (3) جگہ دوکان برقبہ ایک مرلہ سفیدہ مالیتی۔Rs30000 اور حق مہر۔Rs2000 اس وقت مجھے مبلغ 3000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ آصفہ فرحت گڑھ مہاراجہ موڑ ضلع جھنگ گواہ شد نمبر1 رانا عبدالحکیم خان خاوند موصیہ مسل نمبر31102 گواہ شد نمبر2 رانا ممتاز احمد خان پسر موصیہ

مسل نمبر31104 میں نصیرہ مرزا بنت مرزا نصیر احمد (چٹھی مسیح) قوم مغل پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-5 کوارٹر تحریک ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-3-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 60 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصیرہ مرزا A-5 کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 مرزا نصیر احمد (چٹھی مسیح) والد موصیہ گواہ شد نمبر2 حمید احمد خالد صدر محلہ کوارٹر تحریک جدید

مسل نمبر31105 میں فہمیدہ مرزا بنت مرزا نصیر احمد صاحب (چٹھی مسیح) قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A-5 کوارٹر تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-3-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ 60 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فہمیدہ مرزا A-5 کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 مرزا نصیر احمد (چٹھی مسیح) گواہ شد نمبر2 حمید احمد خالد صدر جماعت کوارٹر تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر31106 میں مبارک علی ولد سراج الدین صاحب قوم جٹ سندھو پیشہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-1-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2540 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبارک علی مربی سلسلہ دارالواقفین کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 حمید احمد خالد صدر محلہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر2 سلطان احمد قمر مسل 30935

مسل نمبر31107 میں اسامہ انور قریشی ولد قریشی محمد انور صاحب قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 60 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اسامہ انور قریشی کوارٹر نمبر 60 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر27858 کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر2 سلطان احمد قمر مسل نمبر30935

مسل نمبر31108 میں نوید مبشر ولد مبارک احمد قوم ہاشمی پیشہ واقف زندگی عمر26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-10-26 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2140 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نوید مبشر دارالواقفین کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر1 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر27858 گواہ شد نمبر2 مرزا حفیظ احمد وصیت نمبر21497

مسل نمبر31109 میں عطاء المومن زاہد ولد سمیع اللہ زاہد قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر78 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع

○

اُنہیں کے دم سے ہے رنگِ محفل اُنہیں کے دم سے ہیں خواب کتنے
اُنہیں کی باتوں سے زندگی میں بپا ہوئے انقلاب کتنے

میرے تصوّر میں کیا وہ آئے مہک اُٹھے ہیں مشّام جاں بھی
یہ کیسی خُوشبو ہے روح پَرور کھلے ہوں جیسے گلُاب کتنے

کٹھن ہے منزل طویل راہیں مگر ہے عزمِ صمیم اپنا
یہ دُھوپ گرچہ کڑی بہت ہے مگر ہیں آگے سحاب کتنے

رہِ وفا کے مسافروں سے عقیدتوں کے ہیں رنگ کیسے
جہاں جہاں سے گُزر رہے ہیں جلو میں ہیں ماہتاب کتنے

سُرور ہے اُن کی چاہتوں کا اُنہیں کے سب لوگ منتظر ہیں
پلٹ کے اس شہر میں وہ آئیں خوشی کے کُھل جائیں باب سارے

ظہور الدین بابر ایم۔اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عطاء المومن زاہد کوارٹر نمبر78 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر۱ مسعود احمد پاشا وصیت نمبر27858 گواہ شد نمبر2 سلطان احمد قمر مسل 30935

مسل نمبر31110 میں اعجاز احمد حنیف ڈوگر ولد ایم بشیر احمد قوم ڈوگر پیشہ ملازمت عمر36 سال 3 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2300 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد اعجاز احمد حنیف ڈوگر کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر۱ مسعود احمد پاشا وصیت نمبر27858 گواہ شد نمبر2 سلطان احمد قمر مسل 30935

مسل نمبر31111 میں شیخ نصیر احمد ولد شیخ نذیر احمد قوم شیخ پیشہ واقف زندگی عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سفہ کالونی اوکاڑہ حال کوارٹر تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-1-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ مکان والد صاحب جس کے مالک پانچ بھائی اور تین بہنیں ہیں میرے حصہ کی قیمت Rs50000۔ اس وقت مجھے مبلغ 1900 روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ نصیر احمد کوارٹر ع 9 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر۱ مسعود احمد پاشا وصیت نمبر27858 گواہ شد نمبر2 سلطان احمد قمر مسل 30935

مسل نمبر31112 میں عطیۃ الحی بنت محمود احمد سعید قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر57 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیۃ الحی کوارٹر نمبر57 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر۱ حمید احمد خالد صدر محلہ کوارٹر تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر2 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر27858 برادر موصیہ کوارٹرز تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر31113 میں عثمان رضا خالد ولد خالد احمد شمس شاہد قوم راجپوت منہاس پیشہ طالب علمی عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر29 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-1-15 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عثمان رضا خالد کوارٹر نمبر29 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر۱ مسعود احمد پاشا وصیت نمبر27858 کوارٹرز تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر2 خالد احمد شمس شاہد وصیت نمبر25150 مربی سلسلہ۔

مسل نمبر31114 میں مریم صدیقہ بنت حمید احمد ظفر قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر31 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-2-2 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مریم صدیقہ کوارٹر نمبر31 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر۱ مرزا حفیظ احمد وصیت نمبر21497 گواہ شد نمبر2 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر27858 کوارٹر تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر31115 میں عبدالقادر ولد ناصر رشید فاروقی قوم فاروقی پیشہ طالب علمی عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-12-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد القادر 2/40 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر۱ لطف المنان طاہر باجوہ وصیت نمبر29007 گواہ شد نمبر2 شیخ عبدالمنان وصیت نمبر10987۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عبداللہ صاحب شدید ربوہ بیمار ہیں۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مبارک احمد دہلوی صاحب دارالرحمت (راجیکی روڈ) ربوہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم میاں احمد صاحب جو مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب عابد مربی سلسلہ کے خسر ہیں آجکل شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی حالت تشویشناک ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ارشاد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ صوبہ سرحد کے والد محترم ڈاکٹر محمد نوشاد صاحب بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ موصوف کے دادا صاحب حضرت سید مولوی عبدالرحمٰن صاحب تھے (جنہیں کابل میں راہ مولا میں جان قربان کرنے کی توفیق ملی تھی) اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کے درجات بلند فرمائے۔

○ مکرم مبارک احمد صاحب بھٹی محلہ دارالیمن شرقی ربوہ کا اکلوتا بیٹا شارق علی عمر ساڑھے 4 ماہ مورخہ 97-3-27 کو کچھ دن بیمار رہ کر وفات پاگیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے پسماندگان کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم شیخ صلاح الدین محمد عمر صاحب بابت ترکہ مکرم شیخ مظفر الدین صاحب)

مکرم شیخ صلاح الدین محمد عمر صاحب ابن مکرم شیخ مظفر الدین صاحب ساکن فلیٹ نمبر47 بلاک "B" الاصف اسکوئر سپر ہائی وے کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر9/12 برقبہ دو کنال واقع محلہ دارالیمن شرقی الف ربوہ ان کے ورثاء کے نام منتقل کیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم شیخ صلاح الدین محمد عمر صاب (پسر)
۲۔ مکرم شیخ محمد عثمان صاحب (پسر)
۳۔ مکرم شیخ محمد ابوبکر صاحب (پسر)
۴۔ مکرم شیخ محمد طلحہ صاحب (پسر)
۵۔ محترمہ نور جہاں بیگم صاحبہ (دختر)
۶۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

احمدیہ ٹیلیویژن انٹرنیشنل آج کے پروگرام

سوموار 21 اپریل 1997ء

12-00 رات- اردو کلاس (نیا)۔
1-00 بیت بازی ناصرات الاحمدیہ
2-30 درس کلام الٰہی- نمبر23- (1995) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع- بیت الفضل لندن- یو- کے-
3-30 چینی زبان سیکھئے۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 چلڈرنز کارنر- عید شو۔
5-00 لقاء مع العرب
6-00 اراؤنڈ دی گلوب- سیمینار پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے متعلق امپیریل کالج- لندن حصہ سوئم۔
7-00 صبح- اردو کلاس۔
8-00 چینی زبان سیکھئے۔
9-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ 97-4-20
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- عید شو۔
11-00 درس کلام الٰہی- نمبر23 (1995) از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل لندن- (دوبارہ)۔
12-30 دوپہر بیت بازی- ناصرات الاحمدیہ۔
1-00 لقاء مع العرب۔
1-50 اردو کلاس
2-50 بنگالی پروگرام۔
4-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
4-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
4-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
5-00 انڈونیشین پروگرام۔
6-00 ہومیوپیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- باسکٹ بال ٹورنامنٹ۔
8-00 رات لقاء مع العرب۔
9-00 ترکی پروگرام۔
10-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
10-05 تلاوت- حدیث- خبریں۔
10-30 چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
11-00 جرمن پروگرام۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 18 - اپریل-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ مکہ مکرمہ میں حاجیوں کے قیام کے میدان منیٰ میں ہزاروں خیمے ہولناک آتشزدگی سے تباہ ہو گئے۔ پاکستانی حاجیوں کے تین ہزار خیمے جل گئے۔ بھارت بنگلہ دیش اور ایران کے بھی ہزاروں خیمے جل گئے سینکڑوں حاجیوں کی شہادت کا خدشہ ہے۔ بہت سے زخمی ہو چکے ہیں آگ منیٰ کے 10 مربع میل کے رقبے میں لگی۔ شہید ہونے والے حاجیوں کا تعلق پاکستان' بھارت' اور ایران سے تھا۔ فوج کی امدادی کارروائیوں کے باوجود سہ پہر تین بجے تک آگ پر قابو نہیں پایا جا سکا۔ پاکستانی حاجیوں کے دس ہزار سے زیادہ خیمے تھے۔ ذرائع کے مطابق ان میں سے آدھے خیمے جل گئے۔ تمام پاکستانی حاجی خیموں سے بروقت نکل گئے۔ بتایا گیا ہے کہ آگ ایرانی عازمین حج کے کیمپ میں لگی کسی جانی نقصان کی اطلاع نہیں مل سکی۔ انسانی جانیں بچانے کی سرتوڑ کوشش جاری ہے۔ ہیلی کاپٹروں کے ذریعے آگ بجھائی جاتی رہی۔ حجاج کرام کو مسجد الحرام پہنچا دیا گیا ہے۔ اب وہ منیٰ کی بجائے عرفات جائیں گے۔

○ حاجیوں کے خیموں میں منگل کے روز آگ لگی۔ تیز ہوا کے باعث آگ تیزی سے پھیل گئی۔ دس بجے کے قریب آگ بھڑکی جس پر تین بجے شام تک قابو پایا گیا۔

○ سابق وزیراعظم اور پیپلز پارٹی کی سربراہ محترمہ بے نظیر بھٹو برطانیہ کے دورے کے بعد وطن واپس پہنچ گئیں۔ ائر پورٹ پر ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ تاہم انتظامیہ نے ان کو کچھ نہیں کہا۔ افواہ گرم تھی کہ محترمہ کو ائر پورٹ پر گرفتار کر لیا جائے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا کہ میں قتل کے مقدمات سے ڈرنے والی نہیں۔ ملکی تاریخ میں یہ روایت بن گئی ہے کہ مقبول وزیراعظم کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا جائے۔ بھٹو کے ساتھ بھی ایسا ہوا۔ میرے خلاف کردار کشی کی عالمی سطح پر مہم چلائی گئی۔ بے بنیاد ڈرامہ رچایا گیا۔ مجھ سے کہا گیا کہ اگر میں یہاں سے چلی جاؤں تو مجھے کچھ نہیں ہو گا۔ انہوں نے ائر پورٹ پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وکلاء نے مجھے ضمانت قبل از گرفتاری کے لئے کہا تھا لیکن میں نے منع کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر آٹے کا بحران نہیں تو عابدہ نے مناظرہ سے راہ فرار کیوں اختیار کی۔ ائر پورٹ پر زبردست نعرے لگائے گئے۔ جھوٹے مقدمات نامنظور' لغاری اٹھاہ' آٹا کھا گیا شیر' اب راج کرے گی بے نظیر۔

○ ملک بھر میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ضمنی انتخابات میں لاہور اور صادق آباد سے مسلم لیگ اور وزیر آباد سے پیپلز پارٹی جیت گئی۔ ووٹنگ کی شرح 5 سے 6 فیصد رہی۔

○ وزیر آباد سے صوبائی اسمبلی کے انتخاب میں پیپلز پارٹی کے امیدوار شاہنواز چیمہ کی کامیابی پر تبصرہ کرتے ہوئے مسلم لیگ (ج) کے حامد ناصر چٹھہ نے کہا کہ اس سے ثابت ہو گیا ہے کہ 3۔ فروری کے انتخابات میں جعل سازی کی گئی اور ہمیں جھرلو کے ذریعے ہرایا گیا۔

○ کراچی میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے ایکسیئن سمیت 3۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ کئی روز سے کشیدگی جاری تھی۔ ضلع شرقی کے بعد ضلع وسطی میں بھی دہشت گردی کی وارداتیں ہوئیں۔ ایکسیئن کو دو نقاب پوشوں سمیت 4 مسلح دہشت گردوں نے اندھا دھند فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ سرجان ٹاؤن میں مسلح افراد نے ایک گھر میں گھس کر لوٹ مار کی اور مزاحمت کرنے پر فائرنگ کر کے ایک ضعیف العمر شخص کو ہلاک کر دیا۔

○ سندھ کے سابق وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ کو اشتہاری ملزم قرار دے کر ان کی جائیداد ضبط کرنے کا حکم جاری کیا گیا ہے۔ یہ حکم سندھ کے احتساب بنچ نے جاری کیا ہے جس میں تین جج شامل ہیں۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے اسفند یار ولی نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اگر کالا باغ ڈیم بنایا گیا تو صوبہ سرحد کی 75 فیصد زرعی زمین پانی میں ڈوب جائے گی۔

○ وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم بھارت کے ایٹمی ہتھیاروں اور میزائیلوں کا مقابلہ کریں گے۔ پاک بھارت تعلقات کو معمول پر لانے کے لئے کوئی شارٹ کٹ نہیں۔ دونوں ملکوں کی سیاسی قیادت تنازعہ کشمیر سمیت تمام مسائل بات چیت کے ذریعے طے کرنا چاہتی ہے۔ پاکستان آزاد اور متحرک خارجہ پالیسی بنائے گا۔ انہوں نے نیشنل ڈیفنس کالج میں "مستقبل کا پاکستان اور میرے تصورات" کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے وزیراعظم نے کہا کہ بھارت کے ایٹمی اور دور مار میزائیل پروگرام ہمارے لئے خطرہ ہیں ہم مسئلہ کشمیر کا حل سلامتی کونسل کی قرار دادوں کے مطابق چاہتے ہیں۔

○ ایک اخبار کی اطلاع کے مطابق منیٰ کی آتشزدگی میں 50 عازمین حج شہید ہوئے ہیں لیکن اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ آگ اس وقت لگی جب ایک خیمہ میں کھانا پکانے کے لئے گیس کی بوتل استعمال کی گئی۔

○ واپڈا نے بجلی کی قیمت 23 فیصد بڑھانے کی اجازت مانگ لی ہے۔ واپڈا نے حکومت کہا ہے کہ اگر اضافہ نہ کیا گیا تو واپڈا کا مالی بحران سنگین تر ہو جائے گا۔

○ قومی خزانہ کو نقصان پہنچانے والے دو سابق وزراء اور ان کے ایک ساتھی نے ایک کروڑ روپے کی رقم واپس کر دی ہے اور مزید 95 لاکھ روپے کی رقم اگلی پیشی سے پہلے پہلے واپس کرنے کا یقین دلایا ہے ملزموں میں سابق وفاقی وزیر غلام اکبر لاسی' بلوچستان کے سابق وزیر خوراک عبدالکریم نوشیروانی اور فلور مل کا ایک مالک شامل ہے۔ ملزموں سے رقوم کی وصولی کا یہ پہلا واقعہ ہے۔ یہ رقم احتساب بنچ میں کارروائی کی سماعت کے دوران وصول ہوئی۔

○ پاکستان ائر فورس کے سکواڈرن لیڈر فاروق کی ہیروئن کی سمگلنگ کے الزام میں گرفتاری کے بعد کئی سویلین افراد کو بھی امریکہ میں اس سلسلے میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ جلد تمام ملزم پکڑ لئے جائیں گے۔

سیل۔ سیل۔ سیل • کوٹ برقعہ ریڈی میڈ جارجٹ۔ کرنکل۔ سوٹ کاٹن چکن۔ ماربل سادہ و پرنٹ اور لان پر سیل جاری ہے فائدہ اٹھائیں
الفردوس کلاتھ ہاؤس اقصیٰ روڈ ربوہ فون 213161

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور
اوقات آجکل رحمت بازار ½10 تا ½1 بجے صبح
5 تا ½8 بجے شام
دارالیمن وسطی ½8 تا 10 بجے صبح

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ۔ رانا مدثر احمد
4-30 تا 30-8 شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ
اقصیٰ چوک ربوہ

خوشخبری
نصرت جہاں اکیڈمی کی تمام کتابیں جلد کروا کر تیار ہو گئی ہیں نیز اکیڈمی کے نام کے چھپے ہوئے نہایت عمدہ سکول بیگ اور کاپیاں بہت کم قیمت پر دستیاب ہیں۔
رؤف بک ڈپو اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون:۔ 212297

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ریچ
آفس: A-6 گیلری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائیل: 0300-661524
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد

ربوہ میں جدید اور معیاری زیورات کا مرکز
میاں انوار گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک اکرم مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 213100

جرمن ہومیو پیتھک ادویات
مدر ٹنکچرز' پوٹینسیاں' بائیو کیمک ادویات رعایتی نرخوں پر' پریکٹیشنرز حضرات کیلئے خصوصی رعایت۔
• سادہ گولیاں • ٹکیاں • شوگر آف ملک • خالی ڈبیاں اور ڈراپرز علاوہ ازیں ہومیو پیتھک کتب بھی دستیاب ہیں۔
کیور ویل ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون: 771
فیکس: 212299

خدا کے فضل اور رحم کیساتھ
اچھی صحت کا راز۔ رضوان فوڈز۔ تازہ اور خالص غذا
غذائیت سے بھرپور • سرخ مرچ • ہلدی • دھنیا • گرم مصالحہ • دال چنا • بیسن • دلیہ • چنے • کھل سرسوں اور تیل سرسوں
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ
فون 212307

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379